جنسی تسکین کے غیر فطری ذرائع اور اسلام

پروفیسر نوید احمد شہزاد' گورنمنٹ کالج فیصل آباد

فطرت کا مطلب ہے پیدائشی صفت انسانی فطرت کو جبلت بھی کہتے ہیں تمام انسانوں کا فطری تقاضا اور رجحان مثبت ہوتا ہے البتہ بچہ جس ماحول میں جنم لے' پلے بڑھے' اس کے اثرات کی وجہ سے انسانی عادات بدل جاتی ہیں انسان وہی طلب کرتا ہے جو دیکھتا ہے جو پیدائشی طلب ہے وہ فطرت سلیمہ ہے اور جو ماحول نے انسان کے اندر فطرت سلیمہ سے انحراف پیدا کیا ہے اس طلب کو فطرت خبیثہ کہیں گے۔

غیر مسلم اقوام عالم کا جنس کے بارے رویہ غیر فطری ہے ان میں سے جو اقوام مذہب پر یقین رکھتی ہیں ان کی اکثریت اسے روحانیت سے متصادم سمجھتی ہے نفس کشی' تجرد اور رہبانیت اسی تصور کے مظاہر ہیں یہ تفریط اور تنگ نظری ہے۔ دوسری طرف دین سے دور اکثریت ہے جو کہ جنسی تعلق میں ہر حد سے گزر جانا چاہتے ہیں اور حلال و حرام کی تمیز پر یقین نہیں رکھتے۔ یہ افراط اور زیادتی ہے۔

بنی نوع انسان کے لئے دونوں انتہائی تباہ کن ہیں نفس کشی بھی اور نفسانی آوارگی بھی جبکہ انسانیت کے لئے فطری تصور جنس وہ ہے جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط بلکہ اعتدال ہو اور لچک بھی۔ یہ نظریہ دنیا کا واحد دین اسلام پیش کرتا ہے اسلام نہ ہی رہبانیت کی اجازت دیتا ہے کہ جنسی تعلق قابل نفرت ٹھہرے اور نہ ہی آوارگی اور بے راہ روی کی کہ جنس پرستی میں انسان حیوانیت سے بھی آگے نکل جائے۔

اسلام دین فطرت ہے یہ بنی آدم کے لئے ایسے افعال و اعمال کا انتخاب کرتا ہے جو جبلی تقاضے کے مطابق ہوتے ہیں اور ان اشیاء و اعمال سے منع کرتا ہے جو فطری تقاضے کے مطابق نہیں ہوتے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اقدار و رویے اور رجحانات متعارف کروائے ہیں وہ کبھی بھی نقصان آور ثابت نہیں ہوئے اسی طرح جنسی راہنمائی میں شریعت محمدی جن امور سے منع کرتی ہے ان کا حد درجہ نقصان دہ ہونا عیاں ہوچکا ہے ہم جنس پرستی' جنسی آوارگی اور بے حیائی غیر فطری رویے ہیں اسلام ان سے روکتا ہے ان کے نتائج ایڈز' مکروہ بیماریوں اور دیگر غلیظ معاشرتی رجحانات کی شکل میں رونما ہوچکے ہیں اہل مغرب آج چیخ چیخ کر دہائی دے رہے ہیں کہ اپنے جیون ساتھی تک محدود رہیے قربت کے تعلقات میں احتیاط برتیے۔ جب اسلام نے اسے غیر معقول قرار دیا تھا تو اسے دقیانوسیت سمجھتے تھے آج انجام نظر آ رہا ہے تو بڑی بے چارگی سے اسلامی احکام کی حکمت صالحہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

فطرت کا تعین

فطرت سلیمہ کا معیار عقول سلیمہ ہیں۔ صالحین کی عادات اور رویے فطرت کی حقیقی منشاء کا تعین کرتے ہیں دنیا کے تمام تاریخ دان انکار نہ کرسکیں گے کہ بنی آدم کی پوری تاریخ میں سب سے زیادہ متقی گروہ انبیاء کا رہا ہے جن کے کردار کی بلندی پاکیزہ صفات' پرہیز گاری اور اعلیٰ عادات کا سارا عالم معترف ہے ان سب سے صالح افراد کی عادات ہی درحقیقت صحیح طور پر فطرت انسانی کی عکاسی کرتی ہیں انبیاء کے مشاغل' طریقے اور رویے ہی فطری امور کے تعین کے لئے معیار ہیں تمام رسول اعلیٰ کردار کے مالک تھے اور جنسی بے راہ روی سے کوسوں دور تھے۔

بچہ جس ماحول میں جنم لے' پلے' بڑھے اس کے اثرات کی وجہ سے انسانی عادات بدل جاتی ہیں یعنی ماحول ہی انسان کے اندر فطرت سلیمہ سے انحراف پیدا کرتا ہے۔

سورۃ یوسف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا یوسف علیہ السلام نے کئی برس قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں مگر زنا کرنا گوارا نہ کیا دنیا کی حسین اور ذی مرتبہ خاتون نے دعوت گناہ دی مگر اللہ کے اس بندے نے اس کو عظیم جرم سمجھتے ہوئے دھتکار دیا۔

سورۃ مریم سے سیدہ مریم علیہا السلام کے حالات اور ان کی پاکدامنی کے بارے میں پتہ چلتا ہے ایک غیر مرد کو اچانک قریب کھڑے دیکھ کر رحمان کی پناہ چاہتی ہیں اور جب روح الامین انہیں بچے کی بشارت دیتے ہیں تو وہ فورا انہیں اپنی پاکدامنی کی فکر لاحق ہوتی ہے اور وہ لم یمسسنی بشر اور لم اک بغیا پکار اٹھتی ہیں۔

سورۃ القصص میں ہے کہ بوڑھے شعیب

علیہ السلام نے اپنی بیٹیوں کی تربیت نہایت اعلیٰ اور پاکیزہ اصولوں کے مطابق کی اور انہیں عملاً حیا سکھائی۔

سورۃ الاعراف، الشعراء، النحل، العنکبوت اور قرآن کریم کے دیگر متعدد مقامات پر ہے کہ سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم جب ہم جنس پرستی کی غلاظت میں ڈوبی تو وہ پوری قوم سے الجھ پڑے اور ان کو اس فعل قبیح سے روکنے کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کردیں۔

اور صاحب خلق عظیم ﷺ کے بارے میں تو سیدنا ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ کنواری باپردہ لڑکی سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔ 5

الغرض انبیاء علیہم السلام پاکیزہ کردار والے تھے اور انبیاء کے طریقے ہی فطرت کی صحیح عکاسی ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جدید دور کے نام نہاد ترقی پسند جو رجحانات متعارف کرانا چاہ رہے ہیں کہ وہ صریحاً فطرت کی خلاف نہیں ہیں نیز اسلامی تعلیمات عین مطابق فطرت نہیں ہیں۔ کیوں نہیں اسلام عین فطرت کی ترجمانی کرتا ہے اور جدید دور کی بے راہ روی فطرت سے بغاوت ہے یقیناً اسلام ہی اس وقت روئے زمین پر واحد دین ہے جو صحیح طور پر انبیاء کے بارے میں مستند معلومات فراہم کرتا ہے اور ان کی تعلیمات پر بھرپور روشنی ڈالتا ہے بلکہ یہ اصولی بات ہے کہ تمام رسولوں کا دین اسلام ہی رہا ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ فطرت کا تعین فاطر سے بڑھ کر کوئی اور نہیں کر سکتا۔ جس طرح موجد اپنی ایجاد و اختراع کے مقصد وجود پر بہتر روشنی ڈال سکتا ہے اس ضمن میں اس کا اپنی ایجاد کا بیان کردہ ہدف معتبر ہوتا ہے اسی طرح فطرت کا خالق رب کریم ہے کون سی چیزیں عین مطابق فطرت ہیں انسانی جبلت میں کیا ہے اس کا تعین فاطر نے کردیا ہے اور جو امور اللہ نے متعین کر دیئے ہیں وہ ہی عین فطرت انسانی ہیں اس سے ماوراء طلب نفس کی بغاوت ہے اور منشائے ربانی معلوم کرنے کے معتبر ذریعہ قرآن و سنت ہیں شریعت محمدیؐ میں واضح ہے کہ جنسی خواہشات کی تکمیل کا جائز ذریعہ غیر محرم خواتین سے نکاح کی صورت میں ہے اس کے ماسواء جو ذرائع ہیں وہ حرام ہیں۔

آپؐ نے خواہش کو غیر فطری طریقے سے دبانے سے بھی منع کر دیا اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے ان کو نفلی روزے رکھنے کا حکم دیا تاکہ ان کی خواہش نفس کو توڑا جا سکے۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے شادی شدہ زانی کے لئے رجم (سنگسار) کی سزا مقرر کی ہے 6 اور غیر شادی شدہ کے لئے 100 دروں کی سزا کا تقرر کیا گیا ہے 7 اور جو محرم سے نکاح کرتے ہیں ان کے لئے شدید غصے کا اظہار کیا گیا ہے ایک شخص نے اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کی بیوہ کو اپنے گھر ڈال لیا تو رسول کائنات علیہ الاسلام نے سیدنا ابو بردہ بن نیارؓ کو جھنڈا دے کر بھیجا کہ اس فاجر شخص کا سر اتار کر لے آؤ اور اس کے مال و دولت کو بحق سرکار غصب کرلو۔ 8

ہم جنس پرست اور مقررہ راستے سے ہٹ کر خواتین سے عمل قوم لوط کرنے والے کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ وہ شخص ملعون ہے جو اپنی عورت کے پیچھے کے راستے سے جنسی خواہش پوری کرتا ہے 9 دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ اس شخص کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا جو فعل قوم لوط کرتا ہے۔ 10

"جو شخص جنسی درندگی میں حد سے بڑھ جائے اور جانوروں سے بدفعلی کرے اس کے بارے میں رسول آخری فرماتے ہیں کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو" 11

جبکہ اس کے برعکس اس خواہش کو غیر فطری طریقے سے دبانے سے بھی منع کردیا گیا ہے چند صحابہؓ نے کاشانہ رسالتؐ پر حاضر ہو کر خصی ہونے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے اس کی اجازت مرحمت نہ فرمائی 12 بلکہ فرمایا:

جو لوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے ان کو نفلی روزے رکھنے چاہیں تاکہ ان کی خواہش نفس کو توڑا جا سکے کیونکہ روزہ خواہشات کے آگے ڈھال ہے۔ 13

حاصل کلام یہ ہے کہ اسلام دین فطرت ہے یہ انسان طبیعت کو بہت بہتر سمجھتا ہے اور وہی امور اس کے لئے پسند کرتا ہے جو اولاد آدم کے لئے مفید ہوتے ہیں موجودہ دور میں مادر پدر آزادی کا کوئی عقلی اور توجیہی جواز نہیں ہے قوت شہوانیہ انسان کے اندر زبردست قوت ہے اس سے کماحقہ مستفید ہونے کا طریقہ وہی ہے جو انبیاء نے اپنایا ہے اور جو دین محمدی نے بیان کیا ہے اگر اس کو صحیح استعمال کیا جائے تو عفت نفس، اولاد صالحہ، امت مسلمہ کا قیام اور تربیت افراد جیسے اہم مقاصد کے ساتھ ساتھ بہترین خاندان اور اسلامی معاشرے کی تشکیل بھی ہو سکتی ہے اور بگاڑ و بے اعتدالی کے نتیجے میں اجتماعی مکروہ بیماریاں اور غلیظ معاشرتی رجحانات وجود میں آتے ہیں۔

اعاذنا اللہ من ذلک

حوالہ جات

1 ۔ المنجد اردو ص 754 کتب خانہ دارالاشاعت کراچی

2 ۔ فتح الباری از ابن حجر عسقلانی جلد سوئم ص 292 دارالدیان التراث القاہرہ

3 ۔ " " ایضا و تفسیر ابن کثیر اردو از حافظ ابن کثیر جلد 4 ۔ ص 29 زیر آیت نمبر 30 سورۃ روم

بقیہ صفحہ نمبر ۴۹ پر